محمد ذکوان ندوی

تصور امت یا تصور مسلک

آج سفر کے دوران میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ میرا ''مسلک'' فلاں ہے اور میں اپنے مسلک کو ثابت کرنے کے لیے لوگوں کو کھلے طور پر ''مناظرے'' کی دعوت دے رہا ہوں۔ میں نے کہا: کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم یہ دیکھیں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'امت' کا تصور دیا ہے یا 'مسلک' کا؟ وہ ایک سنجیدہ آدمی تھے۔ چنانچہ قدرے خاموشی کے بعد انھوں نے فرمایا: ہم نے اِس طرح سوچا نہیں تھا، مگر اب غور کرنے سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مسلک کا نہیں، بلکہ امت کا تصور دیا ہے۔

واقعات بتاتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان پر آخر وقت تک جو کلمہ جاری رہا، وہ 'امت' جیسا ابدی اور وسیع تصور تھا، نہ کہ معروف معنوں میں 'مسلک' جیسا محدود اور گروہی تصور۔ اِس پیغمبرانہ تصور امت کے مطابق پوری انسانی دنیا ایک عظیم برادری کی حیثیت رکھتی ہے۔

قرآن کے مطابق، اللہ رب العٰلمین (الفاتحہ ۱: ۱) ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعٰلمین (الانبیاء ۲۱: ۱۰۷) ہیں۔ ایسی حالت میں اصل بات یہ ہے کہ اللہ پوری انسانیت کا خالق اور مالک ہے اور اُس کا رسول پوری انسانیت کا پیغمبر۔ حقیقت یہ ہے کہ نفرت و تفریق اور احساس برتری پر قائم موجودہ قسم کے متعصبانہ ''مسلک'' کا تصور اللہ اور رسول کے ہاں سر تا سر اجنبی ہے۔ اللہ کے رسول نے محبت اور اتحاد پر مبنی ''امت'' کا تصور دیا ہے، نہ کہ معروف قسم کے کسی ''مسلک'' کا تصور۔

تاریخ کا تجربہ ہے کہ مسلک کا یہ تصور عملاً وحدت واخوت کے بجائے نفرت اور انتشار کا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔

یہ تصور ہم کو صرف ایک محدود قسم کا متعصبانہ گروہ بنا دیتا ہے، جب کہ امت کا تصور ہمارے اندر ایک وسیع تر عالمی برادری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس قسم کا کوئی گروہ محض ایک گروہ کی حیثیت سے کبھی 'حق' کا نمایندہ نہیں ہوتا، یہ صرف افراد ہیں جو عملاً حق پرستی کا ثبوت دے کر نمایندۂ حق کے عظیم مقام پر فائز ہونے کی سعادت سے ہم کنار ہوا کرتے ہیں۔

مناظرہ یا جدال احسن

یہی معروف قسم کے مناظروں کا حال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناظرے کے بجاے ہمیشہ جدال احسن (النحل ۱۶: ۱۲۵) کا طریقہ اختیار فرمایا ہے، یعنی حریفانہ نفسیات کے بجاے داعیانہ مزاج کے تحت سنجیدہ علمی اور برتر انسانی اسلوب میں باہم گفت و شنید اور ڈائیلاگ کا طریقہ اختیار کرنا۔ مناظرے کا روایتی طریقہ اگرچہ ''احقاق حق'' کے خوب صورت عنوان کے تحت اختیار کیا جاتا ہے، مگر اِس قسم کے مناظرے کے متعلق یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ اکثر حق کے بجاے ناحق اور موحدانہ امت کے بجاے متعصبانہ مسلک کو فروغ دینے کا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ اِس اعتبار سے یہ کہنا درست ہو گا کہ معروف 'مذہبی' مناظرہ اور پیغمبرانہ جدال احسن کے درمیان وہی فرق ہے جو خود حق اور باطل کے درمیان پایا جاتا ہے۔ ڈائیلاگ کے دور میں مناظرے جیسا فرسودہ اور غیر علمی طریقہ اختیار کرنا صرف اِس بات کا ثبوت ہو گا کہ دینی اور زمانی بصیرت، دونوں اعتبار سے، ہم فکری افلاس کی اُس انتہائی حد پر پہنچ چکے ہیں جس کے بعد ذلت و اِدبار کے سوا ہمارے لیے اور کوئی انجام مقدر نہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

امت کا وسیع تصور

امت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اِس حقیقت کو یاد رکھنا چاہیے کہ امت سے مراد معروف معنوں میں صرف موجودہ مسلم گروہ نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مرد و عورت اِس میں شامل ہیں، یعنی بعثت محمدی سے لے کر قیامت تک، آپ کے دور رسالت میں پیدا ہونے والے تمام انسان، پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حصہ ہیں؛ اِس فرق کے ساتھ کہ انسانیت کا ایک گروہ اگر 'امت دعوت' ہے تو اُس کا دوسرا گروہ 'امت اجابت' کی حیثیت رکھتا ہے۔

رب العٰلمین، رحمۃ للعٰلمین

بلا تشبیہ، خدا اور رسول کا معاملہ بھی یہی ہے۔ خدا اور اُس کا رسول نہ کسی مسلک کے نمایندے ہیں، نہ کسی

مشرب کے نمایندے، یعنی وہ نہ سلفی ہیں اور نہ غیر سلفی؛ وہ نہ سنی ہیں اور نہ غیر سنی، وغیرہ۔ خدا رب ہے، اور محض رب نہیں، بلکہ رب العٰلمین ہے، یعنی تمام انسانوں اور تمام جہانوں کا پروردگار۔ اِسی طرح اُس کا رسول صرف کسی مخصوص گروہ کا رسول نہیں، بلکہ وہ رحمۃ للعٰلمین ہے۔ چنانچہ اپنے بندوں سے خدا کا یہی مطالبہ ہے کہ وہ ربانی انسان (آل عمران ۳: ۷۹) بن کر رہیں اور اِس طرح وہ خدائی اخلاقیات کا زندہ نمونہ ثابت ہوں۔ وہ خدا کے شاکر اور انسانوں کے سچے ہم درد بن کر زندگی گزاریں۔ اِسی مقصد کے تحت خدا نے اپنے پیغمبر کو 'خلق عظیم' (القلم ۶۸: ۴) کا بہترین نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

پیغمبرانہ تعلیمات اور اخلاق کی اِس میزان اور فرقان پر جو شخص یا گروہ اپنے آپ کو قائم رکھے، وہی پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی قرار پائے گا، اور رب العٰلمین کے ایسے ہی بندوں اور رحمۃ للعٰلمین کے ایسے ہی امتیوں کے لیے اِس دنیا میں پاکیزگی، قلبی آسودگی اور سکینت سے بھرپور زندگی (حیات طیبہ)، نیز آخرت میں خدا کی خوشنودی اور ابدی جنت کا یقینی وعدہ کیا گیا ہے۔

(مجیب منزل، کرنیل گنج، گونڈہ، یوپی، ۳/ نومبر ۲۰۲۲ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com